بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ○

سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم

(ترجمہ کنزالایمان شریف)

نسبتِ اولیاء اللہ

بابرکت زبدۃ الفقہا سراج العاشقین بدر الملت صاحب شریعت والحقیقت شیخ المشائخ

حضرت پیر پروفیسر ڈاکٹر علی محمد چوہدری نقشبندی مجددی

دامت برکاتہم العالیہ

پیش کش: کاشان جاوید، الطاف حسین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب: .... نسبتِ اولیاء اللہ

مصنف: .... پروفیسر (ر) ڈاکٹر علی محمد چوہدری

طبع اول: 2016ء

تعداد: .... پانچ ہزار (5000)

ناشر: .... کاشان جاوید، الطاف حسین

کمپوزنگ: .... حافظ محمد ثاقب

مطبع: .... السعید کمپیوٹرز فیصل آباد 0321-6659599

ملنے کا پتہ

☆ پروفیسر ڈاکٹر سرفراز حسن صاحب

آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ گرین ویو کالونی فیصل آباد 0300-6647692

☆ میاں شاہد تنویر

وسیلہ نجات لائبریری گلی نمبر 10 محمود آباد فیصل آباد 0334-1639292 0301-7169263

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نسبتِ اولیاءاللّٰہ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ النَّبِیِّ الۡکَرِیۡمِ۔ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ

وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا سَیِّدِیۡ یَارَسُوۡلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصۡحَابِکَ یَاسَیِّدِیۡ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

کرم کی بھیک ملے تو حیات بنتی ہے

حضور(ﷺ) آپ نوازیں تو بات بنتی ہے

رخِ حضور(ﷺ) کا صدقہ یہ دن چمکتا ہے

آپکی زلفوں کے سائے سے رات بنتی ہے

ملے جو اِذن ثناء کا تو لفظ ملتے ہیں

اگر ہو آپ(ﷺ) کی مرضی تو نعت بنتی ہے

درِ حبیب(ﷺ) کی زیارت بڑی سعادت ہے
ہو آپ(ﷺ) کا بلاوا تو برات بنتی ہے
نبی ﷺ کی دید سے بنتے ہیں اولیاء بھی اصفیاء بھی
اسی صورت سے صورتِ نجات بنتی ہے
جسے وسیلہ بنایا تمام نبیوں نے
اِسے وسیلہ بناؤ تو بات بنتی ہے

قرآن مجید میں ہے کہ خبردار اولیاء اللہ کو کوئی خوف نہیں نہ ہی حزن ہے۔ ان کو دنیا میں خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی خوشخبری ہے۔ ولیوں کو خوف نہیں یعنی انہیں جہنم جانے کا ڈر نہیں اور انہیں حزن نہیں یعنی اپنے دوستوں کے جہنم جانے کا بھی ڈر نہیں۔ اولیاء اللہ کو جنت کی خوش خبری ہے۔ ساتھ ہی اپنے دوستوں کو بھی جنت کی خوش خبری ہے۔ جہاں اولیاء اللہ ہونگے وہیں ان کے دوست ہونگے اس لئے یوسف علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ یا اللہ مجھے صالحین کا ساتھ عطا کر۔ اللہ تعالیٰ خود بھی فرماتا ہے کہ سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ اولیاء اللہ ہی اللہ تک جانے کا وسیلہ ہیں۔ (القرآن)

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

گر تو سنگ خارہ مرمر شوی

چوں بصاحبِ دل رسی گوہر شوی

یعنی اگر تو ناکارہ پتھر ہے اچھی صحبت سے سنگ مرمر بھی بن سکتا ہے لیکن اگر کسی صاحبِ دل کے ساتھ لگ جائے تو گوہر بھی بن سکتا ہے یعنی اولیاء اللہ کی نسبت سے جہنمی آدمی جنتی بن جاتا ہے۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

یک زمانہ صحبتِ با اولیاء

بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

یعنی اولیاء اللہ کے پاس ایک لمحہ بیٹھ جانا سو سالہ بے ریا عبادت سے بہتر ہے۔

صحبتِ صالح ترا صالح کند

صحبتِ طالح ترا طالح کند

یعنی نیک کی صحبت تجھے اچھا بنا دیتی ہے اور برے کی صحبت تجھے برا بنا دیتی ہے۔

نبوت تو ختم ہوگئی ہے اب ہدایت کا سارا کام اولیاءاللہ کے وسیلہ سے ہے۔

اولیاءاللہ کی نسبت کے کئی فوائد ہیں چند ایک مندرجہ ذیل ہیں۔

۱) ذکراولیاءاللہ

اولیاءاللہ کا ذکر کرنے سے آدمی کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ ذکر صالحین پر نزولِ رحمت ہوتی ہے اس رحمت کا اگر ایک قطرہ کسی پر پڑ جائے تو بخشش ہوجاتی ہے۔میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

آلِ نبی اولاد علی دی تے سیرت شکل انہاندی
ناں لیاں لکھ پاپ نہ رہندے تے میل اندر دی جاندی

یعنی غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا نام لینے سے آدمی کے سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اور دل صاف ہوجاتا ہے۔

ہوتا ہے جہاں ذکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کرم کا
اس بزم میں کوئی ناکامِ تمنا نہیں ہوتا

سو کھلیں گے اس کیلئے رحمت کے دروازے
نعتِ نبی ﷺ جس نے ایک بھی سنی ہوگی

علماء کرام نے فرمایا ہے کہ ذکرِ صالحین ایمان کا لشکر ہے یعنی ذکر صالحین سے ایمان محفوظ ہو جاتا ہے۔

جہاں اللہ تعالیٰ، حضور اکرم ﷺ اور اولیاء اللہ کا ذکر ہوتا ہے وہ جگہ جنت کی کیاری بن جاتی ہے۔ وہاں بیٹھے ہوئے لوگ بخشے جاتے ہیں۔

حضرت کرمانوالی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید سیٹھ شفیع صاحب تشریف لائے اور عرض کی یا حضرت صاحب آپ کے پیر بھائی حضرت سید نورالحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اعلان کیا ہے کہ جو میری گلی سے گزر جائے گا وہ جنتی ہو جائے گا۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے کہ جنت لینے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے گاؤں جاؤں یا کیا کروں؟ فرمایا تو گھر بیٹھے میرا ذکر کرتے رہنا تیری بخشش ہو جائے گی۔ پھر فرمایا اے سیٹھا! جو تیرا ذکر کرے گا وہ بھی بخشا جائے گا۔ حضرت محمد غوث بالا پیر کا مزار شریف دریا راوی کے کنارہ پر ہے سیدوالے کے پاس انہوں نے فرمایا جو میرے مزار اور بیس ۲۰ میل دور میرے پیر کے مزار شریف کے درمیان سے گزر جائیگا

وہ بخشا جائے گا۔

حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں حافظ بھی ہوں، درسِ قرآن اور حدیث دیئے ہیں، نمازی ہوں، حاجی ہوں اور کئی ایک نیک کام کئے ہیں۔ میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ ان سے میری بخشش ہو جائے گی ہاں جو میں کھڑا ہو کر دُرود وسلام عرض کرتا ہوں مجھے پورا یقین ہے کہ اس سے میری بخشش ہو جائے گی۔

دُرود شریف پڑھنے والا اس وقت تک مرے گا نہیں جب تک اپنا گھر جنت میں نہ دیکھ لے۔ (مفہوم حدیث شریف)

۲) <u>اولیاءاللہ سے ہاتھ ملانا</u>

اولیاءاللہ سے ہاتھ ملانے سے آدمی بخشا جاتا ہے جیسے کوئی کپڑا اگر قرآن مجید کا غلاف بن جائے تو اسی لمحہ مقدس اور متبرک ہو جاتا ہے۔ لوگ اسے عقیدت سے چومتے ہیں۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مَنْ صَافَحَنِیْ اَوْ صَافَحَ مَنْ صَافَحَنِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ''

ترجمہ: ''جس نے میرے ساتھ مصافحہ کیا یا اس شخص کے ساتھ کیا جس

نے میرے ساتھ کیا تھا قیامت تک وہ جنت میں داخل ہوگا"۔

حضرت جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا وہی مصافحہ والی برکت پیروں کے وسیلہ سے مریدوں کو مل رہی ہے۔

ملتان میں ایک گناہ گار آدمی نے حضرت بہاؤالدین ذکریا رحمۃ اللہ علیہ کی چوکھٹ کو بوسہ دے دیا اللہ تعالٰی نے اسے بخش دیا۔ حدیث شریف میں ہے اگر کسی آدمی کے اتنے گناہ ہوں جتنے سارے بندوں کے گناہ ہیں اگر وہ کسی سیدزادے کا ہاتھ چوم لے اسی وقت سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

کیمیا پیدا کن از مشتِ گلے
بوسہ زن بر آستانِ کاملے

ناکارہ مٹی سونا بن جاتی ہے یعنی جہنمی جنتی بن جاتا ہے اگر وہ کسی کامل کی چوکھٹ کو چوم لے۔

ایک بہت ہی گناہ گار بندے نے جس نے ۵۰۰ سال ظلم کئے ایک دفعہ نامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) چوم لیا اللہ نے اسے بخش دیا۔ اور فرمایا جو اس کا

جنازہ پڑھے گا وہ بھی جنتی ہو جائے گا۔(مفہوم حدیث)

تعظیم جس نے کی ہے محمد ﷺ کے نام کی

اللہ نے اُس پر آتشِ دوزخ حرام کی

ایک آدمی نے تقریباً ۳۰ سال کفن چوری کئے لیکن ایک ولیہ کا جنازہ پڑھنے کی وجہ سے اسے بخش دیا گیا۔

حضورِ اکرم ﷺ نے ایک دفعہ ایک دسترخواں سے ہاتھ پونچھے اس کے بعد اس دسترخوان کو آگ نہ جلاتی تھی۔ حجاج بن یوسف جو کہ بہت ہی ظالم آدمی تھا اس نے ایک دفعہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کا ہاتھ چوم لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیض جو ان کے جسم سے مس تھی حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں پر لگی تو آنکھیں بینا ہو گئیں۔(القرآن)

پاکپتن میں جس دروازہ کو حضرت فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت ہے جو اس سے گزر جاتا ہے وہ بخشا جاتا ہے۔

ایک آدمی نے (۱۰۰) سو قتل کئے۔ کسی سے پوچھا کیا میری بخشش ہو سکتی ہے؟ اس نے مشورہ دیا کہ اولیاء اللہ کے پاس چلے جاؤ

تو بخشش ہو جائے گی۔ وہ قاتل گھر سے چلا اولیاء اللہ کے ڈیرے کی طرف، ابھی گھر کے قریب تھا کہ وہ مر گیا۔ ولیوں کا ڈیرہ ابھی دور تھا، دو قسم کے فرشتے آ گئے ایک ثواب والے اور دوسرے عذاب والے۔ ہر کوئی کہے یہ ہمارا آدمی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک اور فرشتہ کو بھیجا کہ ان میں فیصلہ کرے۔ فیصلہ ہوا فاصلہ ناپ لو اگر گھر کے قریب ہے تو دوزخی اگر ولیوں کے ڈیرے کے قریب ہے تو جنتی۔ جب فاصلہ ناپنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے جو تھوڑا فاصلہ تھا فرمایا پھیل جا، اور جو زیادہ فاصلہ تھا کہا کہ وہ سکڑ جائے۔ اُس قاتل کا ولیوں کے ڈیرے سے ایک بالشت کے برابر فاصلہ کم تھا اتنا قریب ہونے کی وجہ سے اسے بخش دیا گیا۔

حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ بیمار ہو گئے علاج کیلئے ایک ہندو وید یعنی حکیم کو بلانے کو کہا اس نے انکار کیا کہ اگر کوئی حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ لیتا ہے تو وہ کلمہ پڑھ لیتا ہے۔ اس لئے میں نے اُن کے پاس نہیں جانا اور نہ ہی انہیں دیکھنا ہے۔ آخر اس نے کہا ان کی قمیض لے آئیں میں سونگھ کر مرض کا پتہ کر لوں گا اور علاج کر دوں گا۔ جونہی قمیض لائی گئی اور ہندو نے سونگھی تو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

حشر کے دن جنتی دوزخی علیحدہ علیحدہ کردیئے جائیں گے اور جنتیوں کو دوزخیوں کی قطاروں کے درمیان سے گزار کر جنت لے جایا جائے گا۔ایک دوزخی ایک جنتی کو جا کر ملے گا اور کہے گا کہ میں نے آپ کو وضو کرایا تھا لہذا میری شفاعت فرمائیں۔جنتی شفاعت کرے گا تو وہ جہنمی بخشا جائے گا۔اسی طرح ایک جہنمی نے جنتی کو دنیا میں پانی پلایا تھا اس وجہ سے وہ بھی بخشا جائے گا۔پھر عام اعلان ہوگا اے جنتیو جس نے دنیا میں تمہاری خدمت کی تھی انہیں جہنمیوں سے نکال کر جنت میں لے جائیں۔(مفہوم حدیث)

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کا مناظرہ ایک مجوسی سے ہوا۔ کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔ یہ طے پایا دونوں آگ میں ہاتھ ڈالیں جس کا ہاتھ جل گیا وہ جھوٹا جس کا ہاتھ نہ جلے وہ سچا۔مجوسی نے فوراً حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہاتھ کے ساتھ آگ میں ڈال دیا دونوں ہاتھ نہ جلے۔حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ بڑے پریشان ہوئے کہ میں سچا اللہ تعالیٰ کو ماننے والا یہ آگ کی پوجا کرنے والا کافر۔لیکن مجوسی کا ہاتھ بھی نہ جلا آواز آئی مجوسی کا ہاتھ تیرے ہاتھ کے ساتھ مس تھا اس لئے

نہ جلا اسے کہو کہ اپنا ہاتھ اکیلے ڈالے جب مجوسی سے کہا گیا کہ اکیلے ہاتھ ڈالو تو اس نے کلمہ پڑھ لیا اس نے کہا مجھے پتہ ہے میرا ہاتھ حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ سے مس تھا اس لئے نہ جلا تھا مجھے تو آگ جلاتی ہے۔

۴) اولیاء اللہ سے محبت کرنا

حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا جس سے محبت ہوگی حشر اس کے ساتھ ہوگا۔

جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا اے جنت تجھ میں صرف وہی داخل ہوگا جس نے اس بچہ سے محبت کی ہوگی۔ (مفہوم حدیث)

جنت کا ٹکٹ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے دینا ہے مگر ٹکٹ دینا اسی کو ہے جس کے دل میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی محبت ہوگی۔

(مفہوم حدیث)

اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام کو طلب کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ مجھے فلاں آدمی سے محبت ہوگئی ہے تو بھی اس سے محبت کر اور آسمانوں میں

منادی کرو کہ اے آسمان والو تم بھی اس آدمی سے محبت کرو اور پھر زمین پر چلے جاؤ اور منادی کرو کہ اے زمین والو تم بھی اس آدمی سے محبت کرو۔ (مفہوم حدیث) ولیوں سے محبت کرنے والے ان کے ساتھ جنت جائیں گے۔

پتہ چلا کہ اولیاء اللہ کی محبت بڑی نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ خود ہی ولیوں کی محبت عطا فرماتا ہے۔ یہ بڑے نصیب کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ ولیوں کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔ (القرآن)

ایک گناہ گار بندے کو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے محبت تھی اس وجہ سے وہ بخش دیا گیا۔

اولیاء اللہ جنت میں ہونگے ان سے محبت کرنے والے بھی جنت میں ہونگے خواہ گناہ گار ہی کیوں نہ ہوں۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی؟ فرمایا کہ قیامت کیلئے کونسی تیاری ہے؟ اس نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرے پاس اعمال کا ذخیرہ بہت کم ہے۔ لیکن اللہ کے رسول سے محبت ہے۔ فرمایا نبی کریم ﷺ نے تو پھر اس کے ساتھ ہوگا جس سے دنیا میں

تیری محبت ہے۔ یہ بات سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بہت ہی خوش ہوئے۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دہر میں اسمِ محمد (ﷺ) سے اُجالا کردے
اگر ہو عشق تو کفر بھی مسلمانی
نہ ہو تو مردِ مسلمان کافر و زندیق

۴) **اولیاء اللہ کا مرید ہونا**

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کی بیعت نہیں وہ جاہلیت کی موت مرا۔

قرآن مجید میں ہے قیامت کے دن پیر کے نام پر آواز دی جائیگی اس طرح پیروں والے لوگ اپنے اپنے پیروں کے ساتھ لگ کر لوائے الحمد جھنڈے کے نیچے پناہ میں آجائیں گے۔ بے پیرے شیطان کے ساتھ لگ کر جہنم میں چلے جائیں گے۔

حضرت داتا ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ علم تین قسم کے ہیں۔ایک علم ہے علمِ معرفتِ الٰہی۔ایک علم شریعت ہے اور ایک علم درجاتِ اولیاء اللہ کا ہے جسے علمِ شریعت سے واقفیت نہیں اُسے عرفانِ الٰہی نہیں ہوسکتا۔

اور جسے درجاتِ اولیاءاللہ کا علم نہیں اُس کی شریعت درست نہیں۔

آدمی جونہی بیعت کرتا ہے اسی وقت اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ ہر ایک کو مرید ہونے کی اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

امام اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں بیعت نہ ہوتا تو ہلاک ہوتا یعنی دوزخی ہوتا۔

غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مریدی لاتخف یعنی اے میرے مرید غم نہ کھا ان شاءاللہ تو جنت میں جائے گا۔

کئی ایک قبر والوں سے انٹرویو لئے گئے ہر ایک نے یہی کہا کہ سلسلہ کی وجہ سے بخشش ہوئی۔

میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

فضل تیرے نال لوہے تر دے پھٹیاں دے نال جڑ کے
کتے وی جنت جان محمد ولیاں دے سنگ لگ کے
عملاں والے تھر تھر کنبدے غافل غوطے کھاندے
ڈُبن نہ دیندے محمد بخشا کامل پیر جنہاں دے
راہ دے راہ دے ہر کوئی آکھے میں وی آکھاں راہ دے
بناں مرشداں راہ نہیں لبھنا رُل مریں وچ راہ دے

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

تسبیح پھیری تے دل نہ پھریا کی لینا تسبیح پھڑ کے ہو
علم سکھیا تے ادب نہ سکھیا کی لینا علم نوں پڑھ کے ہو
چلّے کڈے تے کج نہ کھٹیا کی لینا چلّیاں وڑ کے ہو
جاگ بناں دُدھ جمدے ناہیں بھاویں لال ہوون کڑ کڑ کے ہو

یعنی بغیر پیر کے کچھ حاصل نہیں ہوتا

بزرگوں نے فرمایا کہ

پیر کامل ے بر دبا مصطفیٰ

یعنی پیر کامل ہی حضور ﷺ تک لے جاتے ہیں اور نبی کریم ﷺ تک جانا ہی دین ہے۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست
اگر باُو نرسیدی تمام بولہبی است

یعنی حضورِ اکرم ﷺ تک جانا ہی دین، اگر نہ جا سکا تو ابولہب کے دین پر ہوگا یعنی کافر۔

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو قادری ہوگا وہ جنتی ہے۔

اسی طرح حضرت مجدد صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو نقشبندی ہوا وہ جنتی ہے۔ حضرت معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو چشتی ہیں وہ جنتی ہیں۔ سلسلہ والے ان شاءاللہ جنت میں ہونگے۔ یہ بیعت کی فضیلت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو نصیب کرے۔ (آمین)

۵) اولیاءاللہ سے نسبت

اللہ والوں سے معمولی سی نسبت بھی جنت کا بہانہ بن جاتی ہے۔ آدمی تو رہے ایک طرف اگر جانور بھی نسبت والے ہو جائیں تو وہ بھی جنت میں ڈال دیئے جاتے ہیں۔ ایک کتا اصحاب کہف کی چوکھٹ پر بیٹھنے کی وجہ سے بندے کی شکل میں جنت میں جائے گا۔ اسی طرح موسیٰ علیہ السلام کی گائے، سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی، صالح علیہ السلام کی اونٹنی، یعقوب علیہ السلام کا بھیڑیا، عیسیٰ علیہ السلام کا گدھا مبارک اور حضور اکرم ﷺ کی قصویٰ ڈاچی اور دلدل شریف بھی جنت جائیں گے۔

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

سگِ اصحابِ کہف روزِ چند
پئے نیکاں گرفتِ مردم شد

پسرِ نوح بابداں نشست
خاندان نبوتش گم شد

یعنی اصحابِ کہف کے کتے نے چند دن نیکوں کی صحبت اختیار کی تو انسان بن گیا برخلاف اس کے حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا برے بندوں کے پاس بیٹھا تو خاندانِ نبوت کے اہل کے عالی مقام سے محروم رہا۔

تجھ سے دَر، در سے سگ، سگ سے ہے مجھکو نسبت
میری گردن میں بھی رہے دور کا ڈورا تیرا
اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
تاحشر میرے گلے میں رہے پٹا تیرا
(اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ)

اعلیٰ حضرت کا عقیدہ ہے کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے کتے سے نسبت جنت میں لے جاتی ہے۔

حضرت جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرید جو کہ ان کی بھینسوں کو چارہ ڈالتا تھا کو فرمایا کہ قبر میں سوالوں کے کیا جواب دو گے؟ اس نے عرض کی کہ شاہ صاحب میں تو آپ کی بھینسوں کو چارہ ڈالتا ہوں مجھے جواب کیا آئیں؟ فرمایا شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تو یہی کہتے رہنا

کہ میں بھینسوں کو چارہ ڈالتا تھا تیری نجات ہو جائے گی۔

حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا دھوبی جنت میں جائے گا۔

ع ولیوں کے دَم قدم سے قائم یہ کائنات

جس دن دنیا سے اولیاء اللہ ختم ہو جائیں گے قیامت آجائے گی۔ ولیوں کے دم قدم سے بارش ہوتی ہے، رزق ملتا ہے، فتح ہوتی ہے اور عذاب ٹلتے ہیں۔ (مفہوم حدیث)

حضرت داتا ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اپنے مرشد پاک کو وضو کرا رہے تھے دل میں خیال آیا کہ اے علی تو کیوں خدمت میں لگا ہوا ہے؟ جا گھر جو مقسوم میں ہے وہ ہو کر رہے گا، قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ہاتھ پیچھے کر لئے کہ اے علی! تیرا عقیدہ ٹھیک نہیں میں نے تجھ سے وضو نہیں کرانا، عرض کی یا مرشد پاک عقیدہ ٹھیک کر دیں۔ فرمایا مرشد پاک نے جب اللہ تعالیٰ کرم کرنے پر آتا ہے تو آدمی کو کسی کا مرید کرا دیتا ہے۔ پھر پیر کی نسبت سے مرید کو مقسوم یعنی جو قسمت میں ہوتا ہے مل جاتا ہے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی داڑھی کا بال ایک قبرستان میں جا گرا۔ اللہ تعالیٰ نے اس قبرستان سے عذاب اٹھا لیا۔

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

شنیدم کہ در روزِ امید و بیم
بداں را نیکاں بہ بخشد کریم

یعنی میں نے سنا ہے کہ حشر کے دن گناہ گار لوگوں کو نیکوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بخش دے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین شریفین سے لگی مٹی اندھی آنکھ میں ڈال دی گئی آنکھ بینا ہوگئی یعنی اُسے نظر آنا شروع ہوگیا حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین شریفین کے نیچے لگی مٹی اگر کسی گناہ گار کی قبر پر پڑ جائے تو وہ بخشا جاتا ہے۔

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کر دیا ہے۔ اب بتاؤ حق مہر کتنا لوگی؟

عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نکاح قبول ہے حق مہر رہنے دیں۔

فرمایا چار سو تولہ چاندی حق مہر ٹھیک ہے؟ عرض کیا نکاح قبول ہے حق مہر رہنے دیں۔ فرمایا چار سو تولہ سونا ٹھیک رہے گا۔ عرض کی سونا بھی رہنے دیں، نکاح قبول ہے۔ جبرئیل علیہ السلام تشریف لے آئے کہا اللہ تعالیٰ

جنت کی نعمتیں حق مہر میں دیتا ہے قبول کریں۔عرض کی یہ بھی رہنے دیں نکاح قبول ہے۔ آخر پوچھا گیا آپ خود ہی حق مہر بتادیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کی اللہ تعالیٰ میرے سجدے قبول کرے ان کے عوض ساری اُمتِ محمدی ﷺ کو بخش دے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ قبول ہے۔ عرض کی چِٹ لکھ دیں تا کہ حشر کے دن وہ چِٹ دکھا کر ساری اُمت کو بخشوا لوں گی۔ یہ چِٹ وہ قبر میں ساتھ لے گئیں۔

ایک صاحب اپنے پیر صاحب کی جوتی لے گئے ان کے ہاں ایک مقدمہ پیش ہوا میاں بیوی میں لڑائی تھی اور بات طلاق تک جا پہنچی تھی۔اس صاحب نے پیر صاحب کی جوتی کا واسطہ دیا کہ صلح ہو جائے، فوراً صلح ہوگئی۔اور صلح آج تک قائم ہے حالانکہ پانچ چھ سال کا عرصہ ہوگیا ہے۔اسی صاحب کے بیٹے ڈاکٹر کے گھٹنے میں چوٹ لگی کئی اپریشن کرائے لیکن آرام نہ آیا پیر صاحب کی جوتی گھٹنے پر لگائی تو درد ٹھیک ہوگیا۔

ایک نیک بی بی کسی قبرستان میں دفن ہوئی اس کی وجہ سے سارے قبرستان سے عذاب اٹھالیا گیا۔

ولی کی قبر جنت کا باغ ہوتی ہے اور اس کا اثر کئی کئی گز دور تک ہوتا ہے بعض کا میل تک بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ جو آدمی ولی کی قبر کی زیارت کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے، بخشا جاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے میری قبر کی زیارت کی مجھ پر واجب ہے کہ اس کی شفاعت کروں۔

حدیث پاک میں ہے کہ حشر کے دن ایک آدمی کا حساب کتاب شروع ہوگا، گناہ زیادہ ہونگے، دوزخ کا آڈر ہونے والا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس بندے سے پوچھا کیا تو فلاں ولی کو جانتا ہے۔ عرض کی ہاں یا اللہ کبھی ان سے ملے؟ عرض کی نہیں۔ اس کے شہر کا پتہ ہے؟ ہاں یا اللہ! اس کے محلّہ کا بھی پتہ ہے؟ عرض کی ہاں یا اللہ! فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولی کے بارے میں اتنا جاننے کی وجہ سے میں تجھے بخشتا ہوں۔ یعنی ولی کے شہر اور محلّہ کا علم ہونے کی وجہ سے بخشش ہوگئی۔

ایک خلیفہ صاحب نے حضرت مجدد صاحب رضی اللہ عنہ سے جوتی مبارک لے لی۔ اس کی نوک کو پانی میں بھگو کر پلاتے تو مریضوں کو شفا ہو جاتی۔

٦) اولیاءاللہ کی زیارت

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بزرگوں کی زیارت کفارۂ گناہ ہے یعنی بزرگ کی زیارت کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے مجھے دیکھا وہ جنتی اور جس نے میرے دیکھنے والے کو دیکھا وہ بھی جنتی۔

نبی ﷺ کی دید سے بنتے ہیں اولیاء بھی اصفیاء بھی
اسی صورت سے صورتِ نجات بنتی ہے

سلسلوں پر فیض اب بھی جاری ہے۔

گرد مستاں گرد گر ے کم رسد بوئے رسد
گر چہ بوئے ہم نہ باشد رویت ایشاں بس است

یعنی عشق نبی والی شراب پی کے جو مست ہو گئے ہیں ان کا طواف کر۔ اگر محبت کا جام نہ دیں گے اُس کی خوشبو تو آئے گی اگر خوشبو بھی نہ آئی تو ان کا دیدار بیڑا پار کر دیگا۔

حضرت فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

اٹھ فریدا ستیا تے خلقت ویکھن جا
جے کوئی بخشیا مل پوی تو وی بخشیا جا

حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

اک دیدار مرشد دا باہو
مینوں لکھ کروڑاں حجاں ہو

خانہ کعبہ کی زیارت سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اولیاء اللہ کی عظمت خانہ کعبہ سے افضل ہے اس لئے ان کی زیارت سے زیادہ فیض ملتا ہے۔

ایک چور حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے گھر چوری کی نیت سے آیا۔ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی نظر پڑی اُسی لمحہ قطب بن گیا۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری قبر کی زیارت کی مجھ پر واجب ہے کہ اس کی شفاعت کروں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دید سے بنتے ہیں اولیاء بھی اصفیاء بھی
اسی صورت سے صورتِ نجات بنتی ہے

حضرات! اولیاء اللہ کی شان بڑی نرالی ہے۔ حدیث شریف میں ہے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جنت کے دروازے پر کھڑے ہونگے جس کو چاہیں گے جنت میں داخل کریں گے اور جس کو چاہیں گے دوزخ میں ڈال دیں گے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ میزان پر کھڑے ہونگے جس کے اعمال کا وزن چاہیں گے زیادہ کردیں گے وہ جنتی ہوجائیگا جس کا چاہیں گے کم کردینگے وہ جہنمی ہوجائیگا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی ڈیوٹی پلصراط پر ہوگی جس کو چاہیں گے پار لگادیں اور جس کو چاہیں نیچے دوزخ

میں پھینک دیں گے اور حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ حوض کوثر پر تشریف رکھیں گے جس کو چاہیں گے کوثر کا پانی پلائیں گے اور جس کو چاہیں گے پیاسا مار دیں۔

جنت کا ٹکٹ حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ نے عطا فرمانا ہے وہ ٹکٹ اسے دیں گے جس کے دل میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی محبت ہوگی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی دُعا سے سے (۷۰،۰۰۰) جہنمی جنت میں ڈال دیئے جائیں گے۔ یہ حضرات اولیاءاللہ کے سردار ہیں۔

قیامت کے دن ماں باپ، بھائی ایک دوسرے سے بھاگیں گے۔ گہرے دوست ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے۔ سوائے اولیاءاللہ کے کوئی دوست نہ ہوگا۔ (القرآن) وہ وہاں نسبت والوں کی مدد کریں گے، شفاعت کریں گے، جنت میں داخلے کا سبب ہونگے۔ اللہ تعالیٰ ان سے نسبت پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہی سرمایۂ حیات ہے۔ دنیا سے یہ تحفہ ساتھ لے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

معلوم ہونا چاہئے کہ جس کی بیعت نہیں وہ جاہلیت کی موت مرا۔

دیں مجو اندر کتب اے بے خبر
علم وحکمت از کتب دیں اندر نظر

یعنی دین کو کتابوں میں نہ ڈھونڈ۔ علم وحکمت تو کتابوں میں ہے مگر دین اولیاء اللہ کی نظر میں ہے۔ فہمِ دین مرشد کی نظر سے عطا ہوتا ہے۔